عربی میں سمجھنے سے قاصر تھے اور ذہنی اور معاشرتی لحاظ سے اسلام کی نسبت فرنگیت سے زیادہ قریب تھے۔

یوں پرویز صاحب عقلیت والحاد اور فرنگی افکار کے "صید زبوں ہوکر" انکارِ سنّت اور تحریفِ قرآن میں اپنے پیش روؤں کو بھی مات کر گئے۔ اس طرح مندرجہ بالا عوامل کی پیداوار ـــــ آراء و افکار کے بیان کے لئے کم از کم برِّصغیر پاکستان کی حد تک "پرویزیت" ہی ایک موزوں عنوان بن سکتا ہے اور زیرِ تبصرہ مجموعہ کا موضوع بحث یہی پرویزیت یا "پرویزی فکر" ہے۔ اور چونکہ پرویز صاحب کا ترجمان ان کا ماہنامہ "طلوعِ اسلام" تھا۔ اس لئے کتاب میں "پرویز" اور "طلوعِ اسلام" مترادف وہم معنی بلکہ ہم متقدمہ کے طور پر بھی مذکور ہوئے ہیں۔

زیرِ تبصرہ مجموعہ میں "فکرِ پرویز" کے تمام گوشوں کا مکمل جائزہ لیا گیا ہے اور پرویز صاحب نے جن مسائل اور مباحث کو موضوعِ مشق بنایا ہے ان سب کی تفصیل اس میں آ گئی ہے۔ کتاب کو چھ حصّوں میں تقسیم کر کے ہر ایک حصّے کو ایک مستقل عنوان بھی دیا گیا ہے۔ اس سے ہر حصّہ اپنے موضوع پر ایک مستقل کتابچہ بن گیا ہے، جسے باقی اجزاء سے الگ کر کے پڑھنے میں تسلسل ٹوٹتا بھی نظر نہیں آتا۔ بعض حضرات شاید اس پورے مجموعے کو بیک وقت (قیمت زیادہ ہونے کے باعث) خرید بھی نہ سکیں اور شاید بعض خاص اجزاءِ کتاب کے موضوع سے ان کی دلچسپی بھی زیادہ نہ ہو۔ اس لئے اوّلاً ہم کتاب کے جملہ اجزاء (حصّوں) کا الگ الگ تعارف کرائے دیتے ہیں۔

حصّہ اوّل کا عنوان ہے "معتزلہ سے طلوعِ اسلام تک" یہ حصّہ تمہیدی اور پس منظری ہے جس کا مقصد پرویز صاحب (طلوعِ اسلام) کے افکار کے منابع و مصادر کا بیان ہے اور اس میں بعض دوسرے ممتاز منکرینِ معجزات اور منکرینِ سنّت کا تعارف بھی آ گیا ہے۔
اس حصّے کے عنوان میں لفظ طلوعِ اسلام واوین میں ["طلوعِ اسلام"] لکھنا چاہیئے تھا کیونکہ طلوعِ اسلام کے عام لغوی معنی کے لحاظ سے تو اس سے مراد عہدِ نبوی ہوتا ہے۔
بہرحال اس حصّے کے صفحات ۱۲۰ اور قیمت ۱۲ روپے ہے۔

حصّہ دوم کا عنوان ہے ـــــ "طلوعِ اسلام کے مخصوص نظریات" ـــــ اس میں

پرویز صاحب کی بعض مخصوص اصطلاحات مثلاً "عجمی سازش" "پیشوائیت" "مرکزِ ملت" اور نظامِ ربوبیت وغیرہ کی وضاحت پرویز صاحب کی تحریروں کی روشنی میں کی گئی ہے۔ اس حصے کے صفحات ۱۲۱ تا ۲۲۷ اور مطبوعہ قیمت ۱۲ روپے ہے۔

حصہ سوم کا عنوان "قرآنی مسائل" ہے اور اس میں مسلمانوں کے ہر مکتبِ فکر کے ہاں بعض مسلّمہ اور متفقہ فقہی اور کلامی موضوعات مثلاً نماز، زکوٰۃ، قربانی، احترامِ والدین، عذابِ قبر، تلاوتِ قرآن، تعددِ ازدواج، نکاحِ نابالغاں، وصیت و وراثت، لونڈی غلام اور رجم وغیرہ کے بارے میں پرویز صاحب کی "قرآنی فکر" کو جو کچھ سوجھا ہے اس کا بیان ہے۔ اور ساتھ ساتھ اس پر مناسب تعقبات بھی ہیں۔ اس حصہ کے کل صفحات ۲۳۱ تا ۴۷۲ ہیں اور مطبوعہ قیمت ۱۵ روپے ہے۔

حصہ چہارم کا عنوان "دوامِ حدیث" ہے۔ یہ حصہ دراصل حافظ اسلم جیراجپوری مرحوم کے مجموعۂ مقالات بعنوان "مقامِ حدیث" کے جواب میں لکھا گیا ہے۔ یہ حصہ حفاظت اور جمع و تدوینِ حدیث پر ایک جامع مقالہ ہے۔ اس لئے کہ حجیتِ سنت کے منکرین اپنے استدلال میں اکثر عدمِ حفاظتِ حدیث کا سہارا لیتے ہیں۔

حافظ صاحب موصوف برصغیر میں منکرینِ سنت کے اساطین میں سے تھے اور پرویز صاحب کے برعکس عربی اور علومِ دینیہ سے بہرہ ور بھی تھے۔ اس لئے اس حصے کی ابحاث زیادہ تر علمی، اصطلاحی اور فنی ہیں اور اس لحاظ سے یہ حصہ محض "عوام" کے پڑھنے کی چیز نہیں ہے بلکہ اس کے مضامین اور مباحث کو سمجھنے کے لئے دینی علوم کے پس منظر کے علاوہ کم از کم کالج کی سطح تک کی تعلیم ضروری ہے۔ اس حصہ کے کل صفحات ۴۷۳ تا ۶۶۴ اور قیمت ۲۰/ روپے ہے۔

حصہ پنجم کا عنوان "دفاعِ حدیث" ہے۔ اس حصہ میں زیادہ تر بعض خاص احادیث کے مضمون پر پرویز صاحب کے تضحیک آمیز اعتراضات کے جوابات دیئے گئے ہیں۔ اگرچہ یہ ایک خلطِ مبحث ہے۔ اس لئے کہ پرویز صاحب کا اصل مؤقف تو یہ ہے کہ اگر کوئی چیز (سوائے قرآن کے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت بھی ہو جائے (مثلاً نماز،

روزہ، زکوٰۃ کی تفصیلات) تو بھی "ہم" لازماً اور ہمیشہ کے لئے اس کے پابند نہیں ہیں۔ "مرکزِ ملت" سب کچھ بدل سکتا ہے ـــــ ردو قبولِ حدیث ایک بات ہے مگر انکارِ حجیتِ حدیث یا انکارِ سنّت دوسری بات ہے۔

اس حصّے کے صفحات ۶۶۵ تا ۸۴۰ ہیں اور قیمت ۱۸ روپے لکھی گئی ہے۔

حصہ ششم کا عنوان ہے "طلوعِ اسلام کا اسلام"۔ اس میں پرویز صاحب کے لٹریچر بالخصوص ان کے "مفہوم القرآن" کا تنقیدی مگر مختصر جائزہ لیا گیا ہے اور اسلامی عقائد و عبادات اور بعض دیگر مسائل کے بارے میں پرویز صاحب کے مخصوص نظریات کی نشان دہی کر کے ان کی فکری کجروی کا محاسبہ کیا گیا ہے۔ اس حصّے کی سب سے اہم اور قابلِ ذکر چیز اس کے آخر پر دیے گئے چودہ پندرہ سوالات ہیں جو پرویزیت (یا فکرِ پرویز) سے متاثر ہر شخص کے لئے قابلِ غور ہیں اور شاید باعثِ ہدایت بھی بن جائیں۔ اس حصہ کے کل صفحات ۸۴۱ تا ۹۸۴ ہیں اور مطبوعہ قیمت ۱۵ روپے ہے۔

اس طرح اس پورے مجموعہ میں پرویز صاحب کے بعض "مغالطات" (مثلاً ص۲۸۳)، ان کی باطنیوں کی سی تاویلات (مثلاً ص۲۲) ان کے خود ساختہ معانی اور مفاہیم[1]، ان کے بعض فکری تضادات اور ان کی اقتباسی خیانت کی خوب خبر لی گئی ہے۔ بلکہ ان کی عملی زندگی میں کاروباری بدمعاملگی کے بعض گوشوں کو خود ان کی اور ان کے "ہم بزم" ساتھیوں کی تحریروں کے ذریعے بے نقاب کیا گیا ہے۔ نظامِ ربوبیت کے ان علمبردار

---

[1] برسبیلِ تذکرہ ایک "روایت" بیان کی جاتی ہے :-

"پروفیسر عبدالعزیز المیمنی مرحوم و مغفور جب جامعہ پنجاب کے شعبۂ عربی کے صدر تھے تو انہوں نے یہ واقعہ سنایا کہ جب پرویز صاحب کراچی میں تھے تو کبھی کبھی پروفیسر صاحب موصوف کے پاس (اس وقت وہ بھی کراچی میں ہوتے تھے) آتے اور الفاظ کی ایک فہرست سامنے رکھ کر میمنی صاحب سے پوچھتے۔ کیا اس لفظ کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں؟ جب یہی بات کئی مجالس میں ہوئی تو ایک دن میمنی صاحب نے پرویز صاحب سے کہا کہ حضرت! آپ تو غالباً زبان سیکھنے کی بجائے کوئی زبان تصنیف کر رہے ہیں اور واقعی پرویز صاحب نے "لغات القرآن" کو اسی مقصد کے لئے تیار کروایا تھا۔

صاحب کا حکومت کو زکوٰۃ کی ادائیگی سے فرار کا قصہ تو اہلِ تشیع کے معاملے سے بھی زیادہ دلچسپ اور تعجب انگیز ہے۔

ان سب چیزوں کے باوجود مجموعی طور پر کتاب میں متانت کو ہاتھ سے نہیں جانے دیا گیا۔ ہر جگہ فریقِ مخالف کا ذکر "صاحب" کے ساتھ کیا گیا ہے۔ اگرچہ بعض مقامات پر ہلکے پھلکے طنز اور لطائف سے بھی کام لیا گیا ہے (مثلاً صہ ۳۶۷) مجموعی طور پر یہ کتاب مفید، جامع اور قابلِ مطالعہ ہے۔

اس کے ساتھ ہی اس کتاب میں بعض خامیاں اور عیب بھی ہیں جن کی نشان دہی کرنا بھی ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ شاید مؤلف اگلے ایڈیشن میں ان کو دور کر سکیں۔

جلد اوّل کے ابتدائی چالیس پچاس صفحات غیر ضروری اور قدرے بے ربط سی تمہید پر مشتمل ہیں اور اس میں "عقل" کی یوں علی الاطلاق مذمت بھی محلِ نظر ہے۔ کتاب میں بعض معلوماتی اغلاط بھی ہیں۔ مثلاً یہ لکھنا کہ سرسید مرحوم نے مغرب میں تعلیم پائی تھی (صہ ۴۸) یا بدھ دھرم کو ہندومت کا ایک گروہ سمجھنا (صہ ۲۱) بعض سنی سنائی باتوں کو بھی سچ سمجھ لیا گیا ہے (مثلاً صہ ۱۴۶) بعض مسائل و مباحث تشنہ بھی رہ گئے ہیں مثلاً محجوب الارث کا مسئلہ (صہ ۳۷۵) بعض جگہ استدلال ڈھیلا ڈھالا ہے، مدلّل محاسبہ نہیں ہے بلکہ محض کوئی طنزیہ فقرہ لکھ دینے پر اکتفا کیا گیا ہے۔ کئی مقامات پر مضمون بے ربط بھی ہے (مثلاً صہ ۵۴، ۴۴)۔ کتاب کے لئے مواد جمع کرنے پر تو خاصی محنت کی گئی ہے مگر اس کی ترتیب اور تہذیب پر اتنی توجہ نہیں دی گئی۔ بار بار "اب" کا استعمال بھی کھٹکتا ہے۔ بعض جگہ مؤلف اپنی اور پرویز صاحب کی عبارات کو (علامتِ اقتباس کے ذریعے) تمیز بھی نہیں کر سکے۔ (مثلاً صہ ۴۸ - ۸۴۷)

کتاب میں کاتب اور جلد ساز (دفتری) کی غلطیاں بھی خاصی ہیں۔ اسمائے سور تک غلط لکھے گئے ہیں) صفحات میں تقدیم و تاخیر کے نمونے بھی ملتے ہیں۔ (مثلاً صہ ۲۵۶ ببعد)

مؤلف غالباً مسلک اہلحدیث سے تعلق رکھتے ہیں اس لئے وہ بعض جگہ اپنے

(باقی صہ ۸ پر)

بعثتِ انبیاء و رسل کا اساسی مقصد ——— اور

بعثتِ محمدیؐ کی تمامی و تکمیلی شان ——— نیز

انقلابِ نبوی کا اساسی منہاج ———

ایسے اہم موضوعات پر

ڈاکٹر اسرار احمد

کی

حد درجہ جامع تصنیف

نبی اکرم ﷺ کا مقصدِ بعثت

کا مطالعہ کیجیے

اعلیٰ سفید کاغذ ○ عمدہ طباعت ○ قیمت فی نسخہ ۔۴ روپے

مرکزی انجمن خدّام القرآن ○ ۳۶ کے ماڈل ٹاؤن ◎ لاہور